سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹





پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے
اڈیٹر انچیف نمبر ۴ اوارث روڈ لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اڈیٹر میکلو ورڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے (امپیرس روڈ۔ لاہور) منیجر

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے۔
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام اڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۳ جولائی ۱۹۲۵ء | نمبر ۲۷

جذبۂ صادق

(از قلم ڈاکٹر لاموایل صادق۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی)

دل تڑپتا ہے مسیحائے زماں کی خاطر
جان قربان خداوند جہاں کی خاطر

عشق جوانِ جناں تجھ کو مبارک زاہد
میں تو بیتاب ہوں اُس شاہ جہاں کی خاطر

تاجِ سُلطانیِ کونین کو چھوڑا جس نے
ہُوا مصلوب جو اس خستہ جہاں کی خاطر

تختۂ مشقِ ستمگاریِ اعدا جو ہُوا
جس نے دی جان مرے دردِ نہاں کی خاطر

بخت اُس کا ہو نصیب اُس کا جنت اُسکی
دُکھ سہا جس نے منجیِ جہاں کی خاطر

تیرِ دلدوزِ شیاطین سے زخمی ہو کر
در عیسےٰ پہ میں آیا ہوں اماں کی خاطر

بے نیازی پہ مری ہوں نہ عدو خندہ زن
کیوں جمع مال کروں عمرِ رواں کی خاطر؟

ہے جو مرضیِ خدا ہو وہی رہیگا اے دل!
کیوں پریشان ہے تو سود و زیاں کی خاطر

بندۂ عشق ہے گر فکر نہ فردا کی کر۔
شمعِ ہستی کو بجھا شاہ شہاں کی خاطر

شعر گوئی کی کسے فکر مگر اے صادق
طبع موزوں ہے صدا نور افشاں کی خاطر

کلکتہ میں مہاتما گاندھی۔ لارڈ سنہا۔ سر سریندر ناتھ بنرجی اور شہر کے برگزیدہ اشخاص نے دس لاکھ روپیہ کی فراہمی کے لئے جو دیش بندھو داس کی یادگار قائم کرنے پر خرچ کیا جائیگا ایک اپیل شائع کی ہے۔ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ یادگار ایک استری ہسپتال کی صورت میں قائم کی جائے۔

مسٹر فکر بے فکر نہ رہیں

آغا عبد الرحمٰن خانصاحب قیس لدھیانوی حال مقیم موضع ڈبکولی ضلع کرنال میرے تلامذہ میں سے ہیں۔ اِندنوں آپ بصیغۂ ملازمت ڈبکولی میں قیام پذیر ہیں۔ پرسوں رات کا ذکر ہے کہ قیس صاحب موضع ڈبکولی سے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ غضب ہو گیا۔ میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے خیر تو ہے۔ جواب دیا کہ اگر خیر ہوتی تو میں بدیں صورت پریشانی آپ کو بے وقت تکلیف کیوں دیتا۔ میں نے اضطراب کی وجہ مکرر دریافت کی کہنے لگے کہ جلدی لمپ روشن کریں اور اخبار نور افشاں کا پرچہ مطبوعہ ۲۲ مئی سن رواں نکالیں۔ میں نے لمپ جلایا۔ اور مطلوبہ پرچہ اُن کے حوالے کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے اس پرچہ کے پہلے صفحہ پر نظم موسوم بہ "جلوہ یاس و امید" جو کسی شخص مسمی ایم۔ سی۔ بیخبر متخلص بہ فکر سہارنپوری نے اپنے نام پر شائع کرائی ہے دیکھی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں فکر صاحب سہارنپوری نے عمدہ خیالات کا اظہار کیا ہے قیس بولے کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ یہ نظم فی الواقعہ فکر صاحب کی طبعزاد ہے میں نے کہا کہ اس میں مجھے شُبہ کرنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ یہ مشکل ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شاعر کی نظم کو اپنے نام پر المشترح اخبار میں شائع کرائے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدھ مصرع میں توارد واقع ہو جائے اور یہ بھی کبھی اتفاقیہ ہوتا ہے قیس صاحب بولے کہ یہ نظم دراصل فکر صاحب کی نہیں ہے۔ میں نے ثبوت طلب کیا قیس صاحب نے رسالہ نیاز مطبوعہ لودھیانہ بابت ماہ جنوری ۱۹۲۳ء میرے

پیش کیا اور کہا کہ اس رسالے کے صفحہ ۲۰ کے پہلے کالم پر پہلی نظم ملاحظہ ہو۔ میں نے گھبرا کر رسالہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ نظم زیرِ عنوان "جلوۂ یاس و امید" من تصنیف جناب ابو المعانی مرزا "یاس" لکھنوی درج ہے اس نظم کو جب میں نے فکر سہارنپوری کی نظم سے ملایا تو ہر دو میں سرِ مو فرق نہ پایا۔ ہاں آخر الذکر نظم میں اس قدر تبدیلی ضرور واقع ہوئی ہے کہ جناب یاس کی نظم کا آخری شعر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور دوسرے شعر میں تخلص یاس کی جگہ تخلص فکر رکھ دیا گیا ہے۔ جو سرقہ کی بین دلیل ہے۔ اس وقت رسالہ نیاز مذکور میرے روبرو ہے۔ جناب یاس کی نظم جو اس میں شائع ہو چکی ہے ذیل میں درج کرتا ہوں ناظرین بھی اس نظم کو فکر کی نظم مطبوعہ نور افشاں ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء سے ملا کر دیکھیں کہ حضرتِ فکر سہارنپوری نے کس قدر دلیری سے کام لیا ہے۔ یہاں تک کہ عنوان میں بھی تبدیل نہیں ہونے دی۔

"جلوۂ یاس و امید"

ایک سے ایک نرالا ہے زمانے کا چلن
کوئی آوارۂ غربت کوئی پابندِ وطن۔
سر بزانو ہے کوئی محوِ تماشا ہے کوئی
کوئی دلِ تنگِ چمن ہے کوئی صحرا میں مگن
دلِ اربابِ وفا میں کوئی پاتا ہے جگہ
بارِ خاطر ہے کوئی۔ کوئی غبارِ دامن
کوئی دم بھرتا ہے ہر ایک کی ہمدردی کا
دل کے ہاتھوں ہے کوئی آپ ہی اپنا دشمن
فکرِ انجام کسی کو ہے کوئی بے پروا۔
کوئی وابستۂ شادی کوئی پابندِ محن
سجدۂ شوق میں گردن کو جھکائے ہے کوئی
کوئی بیٹھا ہے سرِ راہ جمائے آسن
غسلِ صحت ہے کسی کا تو کسی کی ہے برات
کوئی دم توڑتا ہے کوئی پہنتا ہے کفن
شادی و غم سے ہے عالم کا مرقعِ توام
روز و شب چرخِ ستمگار بدلتا ہے برن
رازِ فطرت ہیں یہ سب کوئی انہیں کیا سمجھے
دل سمجھ لے تو زباں کو نہ ہو یارائے سخن۔
یاس اِن باتوں سے یاں کام نہیں چلنے کا
فرقِ ہمت میں نہ آ جائے کہیں شقِ من
دھن کا پکا ہوں مجھے کام ہے اپنے ہی غرض
دوستوں کی مجھے پروا ہے نہ ہے فکرِ دشمن
آسماں کی ہے شکایت نہ زمانے کا گلہ
اہلِ ہمت جو ہیں ہر حال میں رہتے ہیں مگن
جلوہ دکھلاتی ہے یاں شام سے صبحِ امید
شبِ تاریک کے پردے میں ہے روزِ روشن

ابو المعانی مرزا "یاس" لکھنوی

جب کوئی شاعر کسی اُستاد کا مصرعہ چرا لیتا ہے تو دنیائے شاعری میں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ اور چاروں طرف سے لعنت کی بوچھاڑیں پڑتی ہیں کہ سارق کو جان چھڑانی محال ہو جاتی ہے۔ چہ جائیکہ کسی اُستاد کی پوری نظم اپنے نام پر شائع کرائی جاوے۔ اس سے بڑھ کر دیدہ دلیری اور کیا ہو سکتی ہے۔ فکر صاحب سہارنپوری نے اس حرکت نازیبا سے نہ صرف اپنے آپ کو بدنامی میں ڈالا ہے۔ بلکہ جملہ مسیحی شعرا کو اور نور افشاں کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مسیحیوں میں فنِ شعر آگے ہی معرضِ خطر میں ہے۔ لیکن حضرتِ فکر جیسے متشاعروں نے رہی سہی آبرو پر بٹہ لگا کر مسیحی شاعروں کو عوام الناس کی نظر میں اور بھی ذلیل کر رکھا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ آپ خود فنِ شعر سے نابلد ہیں تو کون سی ضرورت پیش آئی کہ آپ سارق بنکر شاعر کہلائیں۔ کون سی خلعتیں انعام مل رہی ہیں جن سے آپ کو محرومیت کا اندیشہ ہے۔

شعر در اصل شاعر کا سرمایۂ خونِ جگر ہوتا ہے۔ اس پر تصرف بے جا کرنا حد درجہ کا ظلم ہے۔ لہٰذا میں فکر صاحب کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ فوراً ایک معذرت نامہ بذریعہ نور افشاں شائع کرائیں اور آئندہ کے لئے نور افشاں جیسے قابلِ قدر اخبار کی۔ مسیحی شعرا کی۔ نیز اپنی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسی حرکات سے باز آئیں۔

تصیر از کرنال

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ سکول اے۔ پی مشن کی عنایات بیغایت سے مدت مدید سے دھوم دھام سے جاری ہے۔ اس سکول کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر صاحبان مختلف اوقات میں مختلف رہے ہیں۔ لیکن جب سے یہ سکول عالیجناب ریورنڈ ڈاکٹر فائف صاحب بالقابہ پرنسپل اور عالیجناب سردار خانصاحب بمدارجہ ہیڈ ماسٹر کے زیر اہتمام ہوا ہے۔ تب سے یہ سکول روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال میں ۵۰ فی صدی طلبا امتحان انٹرنس میں کامیاب ہوئے تھے اور امسال بھی بفضلہ تعالیٰ امتحان انٹرنس کا نتیجہ نہایت ہی شاندار۔ حوصلہ افزا اور مسرت بخش نکلا ہے۔ چنانچہ ۸۰ فیصدی طلبا کامیاب ہوئے ہیں ہم اس شاندار کامیابی کے لئے جناب پرنسپل صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر مدرسین کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔

اس سکول کی چند خصوصیتیں حسب ذیل ہیں:

(۱) سکول ہذا کا سٹاف نہایت ہی قابل محنتی اور جفاکش اور اپنے فرائض مفوضہ کا نبض شناس ہے۔ اور تقریباً کل ٹیچر اعلےٰ تعلیم یافتہ اور ٹرینڈ ہیں اور رموزاتِ تعلیم سے کماحقہٗ واقف و آگاہ ہیں۔

(۲) تمام سٹاف طلبہ کا سچا بہی خواہ اور دل ہمدرد ہے۔ طلبا کی تعلیمی ترقی ہر وقت مدِ نظر رکھتا ہوا دیکھو

صفحہ ۱۱

نور افشاں

مطبوعہ ۳ جولائی ۱۹۲۵ء

پادری عبدالحق سرگودہا میں اور مولویوں کا اضطراب

پیغام صلح مطبوعہ ۷ جون عنوان بالا کی ذیل میں رقمطراز ہے کہ۔

گذشتہ مئی کی ۲۹ تاریخ کو پادری عبدالحق مشہور مسیحی مناظر نے سرگودھا میں پہنچ کر اسلام کے خلاف اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اُن کی منطقیانہ اُلجھنوں سے تنگ آکر چند باغیرت مسلمانوں نے شہر کے مولویوں کو جواب دینے کے لئے پکارا۔ مگر مولوی صاحبان کا مبلغ وعلم رفع یدین آمین بالجہر۔ تفریق بین المسلمین اور ایک دوسرے کو کافر بنانے والے فتاوی پر محدود تھا۔ جوش میں آکر دو تین مولویوں نے مرکب تقریر کو اڑے جو لگائی تو پادری صاحب کی پیروی اور تائید کے سوا اور کچھ بن نہ آیا۔ بلکہ اس افسوسناک منظر کو دیکھ کر ان درد دل رکھنے والوں نے قاضی سمیع اللہ صاحب احمدی سے یہ درخواست کی کہ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے مبلغ کو بلائیں۔ . . . انجمن مذکور نے مولوی عبدالحق ودیا ارتھی صاحب کو سرگودھا بھیج دیا۔ آپ نے پادری عبدالحق صاحب سے مناظرہ کرنے کے لئے کہا ہوگا۔ پر شرائط طے نہ ہونے کی وجہ سے ہر دو صاحبان کا مناظرہ نہ ہوسکا ہوگا۔ یہی اصلی واقعات معلوم ہوتے ہیں۔ جن پر حاشیے چڑھا کر پیغام صلح کے نامہ نگار نے اپنے دل کے غبار نکالے ہیں۔ جن سے اُن کی بے کسی اور بے بسی بخوبی عیاں ہے۔ اس کا غیر مہذبانہ طرز تحریر احمدی اصحاب کے عجز ولاجواب ہونے کا شاہد ہے) مثلاً آپ فرماتے ہیں۔

مولوی صاحب مذکور نے سرگودھا پہنچ کر شام کو پادری عبدالحق کا لیکچر سُنا اور اس پر مناظرہ کے لئے للکارا۔ مگر پادری صاحب تو آج دوران لیکچر سے ہی مولوی صاحب کو دیکھ کر اپنی چوکڑی بھولے ہوئے تھے اور سوائے اِدھر اُدھر کی ٹرہانکنے کے اپنے مقررہ مضمون پر کچھ بھی نہ کہہ سکتے تھے۔ مناظرہ کا چیلنج سُنکر وہ اور بھی دم بخود ہوگئے۔ کبھی جوش میں بیٹھے کبھی اُٹھے۔ مگر مناظرہ کے متعلق ایسی ایسی اکھڑی اکھڑی باتیں کیں کہ جن سے جناب یسوع کی صلیب کا پیالہ ٹالنے کا سا ہو بہو نظر آگیا۔" پیغام صلح کے نامہ نگار کی یہ غیر مہذبانہ ہرزہ سرائی ظاہر کرتی ہے۔ کہ آپ کی اور سرگودھا کی احمدی جماعت کی پادری عبدالحق صاحب کے خطبوں نے خوب روح قبض کر دی تھی اگر مولوی عبدالحق صاحب احمدی سے وہی حرکات وقوع میں آئی تھیں جنکا ذکر نامہ نگار نے کیا ہے۔ تو آپ بھی گروہ کی کثرت سے مجبور ہو کر تہذیب وشائستگی کے دائرہ سے باہر تھے۔ ورنہ پادری عبدالحق صاحب کو جو پیشتر کئی دن وہاں تنہا لیکچر دے کر تھکا ماندہ بھی ہوگا۔ عین لیکچر کے دوران میں مناظرہ کے لئے للکارنا کہاں کی جوانمردی اور تہذیب وشائستگی ہے؟ مولوی عبدالحق ودیا آرتھی کو کوئی پادری عبدالحق کے لئے ہتوا نہ تھا۔ جسے پادری صاحب نے کبھی دیکھا نہ تھا یا جس سے پادری صاحب نے کلام کر کے عاجز نہ کیا تھا۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ نامہ نگار صاحب پادری عبدالحق کے کلام کے چار جملے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھ کر مولوی عبدالحق صاحب احمدی کی فتوحات کے راگ گا کر خود کو اور احمدی اصحاب کو خوش کرنے میں ساعی ہے۔ ہم نہیں سمجھے کہ ایسی بے مغز اور ناکارہ رپورٹوں کے شائع کرانے سے کیا نفع کمانا مقصود ہے؟

اس کے علاوہ خود پیغام صلح کا رپورٹر لکھتا ہے کہ سرگودھا میں پادری صاحب کے لیکچر اس ایسے ادق تھے کہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر سُنکر صدر جلسہ نے صفائی سے اعلان کر دیا کہ میں آپ کے لیکچر کو بالکل نہیں سمجھا۔ اس پر نامہ نگار یہی نہیں بتلاتا کہ اس لیکچر کو مولوی عبدالحق صاحب احمدی سمجھ گئے تھے۔ تو بھی پادری صاحب کے خلاف کچھ کہے جا رہا ہے ایسے نامہ نگاروں کی قدر ومنزلت احمدیت کے حدود میں ہی ہو سکتی ہے۔ کوئی خواندہ ایسے اصحاب کی زبانی کوئی حکایت سننا پسند نہ کریگا۔

نامہ نگار صاحب یہ بھی لکھتا ہے کہ پادری صاحب نے شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے دو آدمی طلب فرمائے۔ ساتھ ہی کسی منصف کا تقرر ضروری قرار دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں معقول تھیں۔ مگر پیغام صلح کا قابل نامہ نگار منصف کے تقرر وتعین سے مولوی عبدالحق صاحب احمدی کی گریز کو نظر استحسان سے دیکھ کر . . . احمدی اصحاب کے ہاتھوں حق کا خون کرا کر دکھاتا ہے۔ اس کی مثال بھی مرزا صاحب کے ہی الہامات . . . سے ملسکتی ہے نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔

اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ منصف کا

مقرر کرنا فضول ہے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ کوئی خدائی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ وہ صحیح اور غلط دونوں طرح کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے اس فیصلہ کا کوئی اثر دونوں فریقوں پر نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ فیصلہ پبلک کیا کرتی ہے نہ کہ کوئی ایک منصف۔ اس پر پادری صاحب کو اپنی جہلم کی شکست فاش یاد آگئی اور کہنے لگے کہ پبلک کا فیصلہ تو درست نہیں جہلم میں آپ کی پبلک زیادہ تھی آپ جیت گئے۔ یہاں بھی جس کی پبلک زیادہ ہوگی جیتیگا۔ اس پر لوگ پادری صاحب کی صاف بیانی پر ہنس پڑے۔ اخبار نور افشاں کا ایڈیٹر اگر اس وقت موجود ہوتا تو وہ مارے شرم کے پسینہ میں ڈوب مرتا۔ الخ۔

مسبوق الذکر میں پادری عبدالحق صاحب کے مطالبات کی معقولیت اور احمدیت کے حامیوں کی نامعقولیت خاصکر نامہ نگار صاحب کی بے جا احمدیت پروری بخوبی ظاہر ہے۔ آپ پادری صاحب کی صاف گوئی اور معقول عذر پر اور مولوی عبدالحق صاحب کے منصف مقرر کرنے سے گریز کرنے پر ایسے نازاں ہیں۔ کہ اپنی شرم و حیا سوزی کے پسینہ میں بہتے ہوئے ایڈیٹر نور افشاں کو بھی ڈوب مرنے کی دعوتیں دیتے ہیں۔ سبحان اللہ پیغام صلح کا نامہ نگار بھی احمدی شرم و حیا کا کیا عمدہ نمونہ ہے۔

آپ ہی لکھتے ہیں کہ سرگودھا کے مولوی صاحبان پادری عبدالحق صاحب کے مقابل گویا عاجز ہو گئے۔ آپ ہی فرماتے ہیں کہ پادری صاحب کے لکچروں کو صدر جلسہ تک نہ سمجھ سکے۔ اب پر حاضرین میں احمدی اصحاب کی کثرت پا کر جو مولوی عبدالحق صاحب نے منصف مقرر کرنے سے یہ کہہ کر گریز کی کہ منصف پبلک ہوا کرتی ہے اور پبلک بھی وہ جو نامہ نگار صاحب کی علمی جائداد کی مالک ہو جو پادری عبدالحق صاحب کی تقریر سمجھنے سے لاچار ہو۔ ایسی پبلک کو منصف قرار دینے سے پادری عبدالحق صاحب کا انکار اگر احمدی فتح کا ثبوت ہو تو احمدیوں کو پادری عبدالحق صاحب سے مناظرہ کرنے کی کیا ضرورت۔ وہ اپنے حلقہ میں بیٹھ کر پادری صاحب کی بابت یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پادری عبدالحق صاحب احمدیوں کے مقابل ہار گئے۔ وہ کیوں ریلوے کے کرایوں میں روپیہ خرچ کر کے پادری صاحب سے مناظرہ کرنے جاتے ہیں؟ مولوی عبدالحق صاحب احمدی کو لاہوری احمدی صاحبان کی مجلس میں بیٹھ کر پادری صاحب کے ہار جانے کا حکم پاس کر لینا چاہئے۔

آخر میں نامہ نگار صاحب پادری عبدالحق صاحب کے خلاف واویلا کر کے مولوی عبدالحق صاحب کی کون سی فتح بیان فرمائی ہے؟ یہی کہ مولوی عبدالحق صاحب نے پادری عبدالحق صاحب کے منصف مقرر کرنے کے مطالبہ سے گریز کی۔ اگر مولوی صاحب کی اسی بات میں فتح پوشیدہ ہو تو احمدی صاحبان اپنے فاتح پر جس قدر فخر کریں اسی قدر کم ہے۔ احمدی اصحاب کو ایسی فتوحات مبارک رہیں ہم بھی مبارکباد دے چھوڑتے ہیں +

بچہ

خدا نے کائنات میں اعلٰے سے اعلیٰ اور افضل سے افضل نعمتیں اور برکتیں پیدا کی ہیں۔ جن کی تحصیل کی آرزو اور تمنا ہر ایک مرد و عورت کو زندگی بھر رہتی ہے۔ ان تمام نعمتوں اور برکتوں کا سرتاج برکت ایک بچہ ہے۔

لوگ دولت کی فکر میں بہت کچھ کرتے ہیں۔ اس کے حصول میں اپنے کو کھپاتے ہیں محنت و مشقت سے پریشان ہوتے ہیں۔ دولتمند بننا اپنی زندگی کا مقصود بناتے ہیں۔ غریبی اور تنگ دستی سے خائف رہتے ہیں۔ لیکن دولت کا بڑے سے بڑا خزانہ جواہرات کی بڑی سے بڑی کان ایک بچہ ہے۔

لوگ اپنی زائد دولت کو بنکوں میں رکھتے ہیں۔ اس کی حفاظت کیلئے اسے زمین میں دفن کرتے ہیں۔ اس پر پہرے اور محافظ کھڑے رکھتے ہیں۔ سینکڑوں پر کوڑی کوڑی سود کو نفع عظیم خیال کرتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھو تو وہ خدائی بنک اور الٰہی محبت کا عطیہ جس پر سو فیصدی سود ملتا ہے۔ وہ بنک بھی ایک بچہ ہے۔

بعض لوگ بعض غریب خاندانوں کو بھوکے ننگے اور میلے کچیلے بچوں سے بھرا دیکھ کر انہیں غریب سمجھا کرتے ہیں۔ اپنے سونے چاندی اور اپنی جائداد پر نازاں ہوا کرتے ہیں بچوں بھرے گھر کو غریبی اور تنگ دستی کی وجہ سے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھنے کے لائق یہ بات ہے کہ بچوں بھرا گھر ہی اصل دولت سے دولتمند ہے دنیا کا سونا چاندی انہیں کی ملکیت ہوگا۔ جو کم از کم ایک بچے کے والدین ہیں۔

میرے ایک مسلم دوست نے ایک دفعہ دوران گفتگو میں فرمایا کہ یورپ کی مسیحی اقوام اپنے روپیہ سے گولہ بارود وغیرہ ہلاکت کے سامان بناتی ہیں ہند کے ہندو سود بیاج سے روپیہ پیدا کرتے ہیں لیکن دنیا بھر کے مسلمان بچے پیدا کرتے ہیں۔ آگے آنے والی دنیا دیکھ لیگی کہ ہند کی دولت اور یورپ کا سامانِ جنگ کس کی ملک ہوتا ہے؟ اس قول میں بہت درجہ تک صداقت پائی جاتی ہے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

عیسائی مبشر ومناد

گذشتہ اشاعت میں ہم نے "دیہاتی مناد" کے عنوان سے چند خیالات کا اظہار کیا تھا۔ نمبر ہذا میں دیہاتی مناد کے عنوان کو "عیسائی مبشر ومناد" کے عنوان سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ عنوان سے دیہاتی اور شہری مناد کے امتیاز کو مٹا کر بلا امتیاز دیہاتی اور شہری کے جملہ مسیحی مبشرین ومنذرین کو عنوان بالا میں شامل کرکے اُن کی قربانیوں اور خدمتوں کا ذکر کیا جا سکے۔

گذشتہ اشاعت میں ہم نے دیہاتی مناد کی مسیحی زندگی مسیحی خدمات کی اہمیت اور اس کی قدر ومنزلت پر کچھ اشارہ کئے تھے۔ ان خدمات میں مسیحی مبشرین ومنذرین کو بھی شامل سمجھ لینا چاہئے۔ لاریب مسیحی مبشرین ومنذرین اعلےٰ قدر ومنزلت کے لائق ہیں۔ اُن کی خدمات نے ملک ہند کی کایا پلٹ دی۔ وہ ہندوستانیوں کے بہترین خیراندیش انسان ہیں۔

انگلینڈ کے کسی عجائب گھر میں ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کا ایک مجسمہ بنا کر رکھا گیا ہے جن کے ہاتھ پر کرۂ زمین کا گولا تراشا گیا ہے۔ اس گولا پر کسی امیر کبیر کی یا کسی وزیر یا فصیح البیان شاعر یا واعظ کی تصویر نہیں بنائی گئی۔ پر اس گولا پر صرف ایک سپاہی کا مجسمہ بنا کر دکھایا گیا ہے۔ جس سے غالباً یہ مراد رکھی گئی ہے کہ سلطنت یا تاج وتخت کی بنیاد وبقا سپاہی پر منحصر ہے۔ سپاہی کو بناؤ تو تاج وتخت اور سلطنت بنی بنائی ہے۔ یہی بات مسیحی مبشرین ومنذرین پر صادق آتی ہے۔

اگر مسیحی جماعتیں ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی حیات وبقا کی خواہش مند ہوں اور وہ دنیا کو یسوع مسیح کے قدموں پاس دیکھنا چاہتی ہوں تو وہ مسیحی مبشروں اور منادوں کو بنائیں مسیحی مبشر اور مناد اپنی پاک خدمات سے مسیحی جماعتوں کو پیدا کر دکھائینگے۔ ہندوستان کی مشنری خدمات نے جو عجیب وغریب کام ہند کی مسیحی جماعتوں کو کرنا سکھایا ہے وہ مسیحی مبشرین ومنذرین تیار کرنے کا ہی سکھایا ہو یقیناً مسیحی مبشر اور مناد ہندوستان کو یسوع مسیح کے پاس لانے کی بڑی طاقت وقوت ہیں۔ ہندوستان کی ۴۷ لاکھ مسیحی آبادی انہیں کی جاں نثارانہ خدمات کا نتیجہ ہے۔ مسیحی مبشر اور مناد ہند کے قابلِ فخر فرزند ہیں جنہوں نے اپنی خدمات سے ہند کی کایا پلٹ دی ہو ملک ہند میں سب سے پہلے یہی مبشر ومناد ہی یسوع مسیح اور اس کی انجیل کے ایماندار اور مومن ہیں رشتہ کے اعتبار سے یہی عیسائی مبشر ومناد خدا کے پہلے عیسائی ہندی فرزند ہیں۔ سیرت وخصلت کے اعتبار سے ہند کے عیسائی مبشر ومناد ہی مقدس ہیں۔ رفاقت کے اعتبار سے ہند میں عیسائی مبشر ومناد ہی سچے دوست ہیں۔ زندگی اور نیکی بدی کی جنگ میں عیسائی مبشر ومناد ہی عدم تشدد کے پابند رہ کر لڑنے والے سپاہی ہیں۔ تجربہ کے اعتبار سے عیسائی مبشر ومناد ہی خانہ بدوش مسافر ہیں۔ امید کے اعتبار سے عیسائی مبشر ومناد ہی وارث ہیں ہندوستان کی غیرمسیحی آبادی کے رہبر مسیحی مبشر و مناد ہی خدا کے رسول ووکیل ہیں جنہوں نے نہایت وفاداری سے اپنے خدا اور بنی آدم کے باپ کے حقوق کی یسوع مسیح کی انجیل کے ساتھ حفاظت ومنادی کی اور اپنے ہموطنوں کی حق کی طرف رہنمائی کی۔ خفتہ ہموطنوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔ ہندوستان کی بیداری کا سہرا ہند کے مسیحی مبشروں اور منادوں کے سر بندھا رہیگا۔ ہندوستان کی مسیحی آبادی ہند کے مسیحی مبشرین ومنذرین کی جان نثاریوں کا نتیجہ تسلیم کی جائیگی۔ اگر ہندوستان کے آج کے دن بھی سچے خیراندیش فرزند تلاش کئے جائیں تو مسیحی مبشروں اور منادوں کو اُن سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ مسیحی مبشر ومناد ہندوستان کے وہ نامور فرزند ہیں جنہوں نے یورپ وامریکہ کی رنگینیاں کھا کر اپنے ملک وقوم کو تباہی سے بچانے میں اپنی زندگیاں خرچ کر ڈالیں۔ لیکن جائے افسوس ہے کہ ہندوستان کے یہی دلاور اور بہادر فرزند اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں آجتک کسی شمار میں نہیں ہیں۔ اُنکا وجود اور عدم وجود برابر خیال کیا جاتا ہے۔ ہم اس بات کا شور مچانے سے رُک نہیں سکتے کہ آجکل کی جلد بندی تحریکوں کے اصل بانی ہند کے یہی فرزند ہیں جنکو مسیحی مناد ومبشر کہا گیا ہے۔ اگر ہندوستان میں مشنری صاحبان مسیحی مبشر ومناد پیدا نہ کرتے تو ہندوستان تاحال کمبھ کرن کی نیند سوتا ہوتا۔

ہند کی نیشنل مشنری سوسائٹی

یہ سوسائٹی ہندوستانی کلیسیا کی نہایت وسیع بشارتی کوشش کی ذمہ دار ہے جو کسی خاص مسیحی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اُس کا مقصد ومدعا یہ ہے کہ ہندوستانی کلیسیا کے جمیع مسیحی فرقوں کی بشارتی کوششوں کو متحد کر کے اپنی خدمات میں اُسکا اظہار کرتی رہے۔ اُس کا ہرگز یہ مدعا نہیں کہ وہ کسی ملکی مشن سے یا کسی مسیحی فرقہ کی مسیحی خدمات سے مقابلہ کرکے اپنی فضیلت وفوقیت کو ظاہر کرے برعکس اس کے اس کا مدعا ومقصد یہ ہے کہ وہ ہر ایک ملکی مشن اور مسیحی فرقہ کی مسیحی خدمات میں امداد دیوے اور مسیحی خدام کی ہمت افزائی کرے۔ اس سوسائٹی کے کام کے ۳۰ مرکز ہیں جو سات صوبوں میں قائم ہیں۔ اس کے ۱۵ مشنری ہیں اور ۶۵ کارندے ہیں۔ اس کا ایک بڑا شفاخانہ اور دو چھوٹے شفاخانے ہیں۔ اس کا ایک ہائی سکول اور ایک ریذیڈینشل سکول اور ایک چھاپہ خانہ ہو

جو ریزیڈینشل سکول اور ٹریننگ اور سینٹ اینڈریو مشن بنگال سے متعلق ہے۔ اس کے ۵ اخبار انگریزی اردو۔ تامل۔ تیلگو اور مرہٹی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ انگریزی پرچہ کا نام نیشنل مشنری انٹیلی جنسر ہے جو مدراس سے شائع ہوتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔

اس سوسائٹی کے دوست چندے اور عطیات اس کی مدد کے لئے ہند کی نیشنل مشنری سوسائٹی کے آنریری خزانچی ویپیری مدراس کے پاس روانہ فرمائیں اور اگر کسی صاحب کو سوسائٹی کی بابت یا اس کے کام کی نسبت کچھ استفسار کرنا ہو تو سوسائٹی مذکورہ کا جنرل سکریٹری خوشی سے جواب دیگا۔ رائے بہادر اے سی مکرجی

اطلاع

جن صاحبان کے نام ذیل میں درج ہیں وہ متمنی کہ جو سیلانی مبشر خداوند یسوع کی وفاداری سے ملک میں خدمت کر رہے ہیں وہ تحریر فرمائیں کہ انہوں نے کن سے طریقے واصول پر سیلانی بشارتی خدمت کا کام شروع کر رکھا ہے؟

کھنڈوا آشرم ایسے ہی سیلانی بشر تیار کر رہا ہے جو سیلانی مبشروں کی وقتاً فوقتاً امداد کیا کرینگے۔ اور کھنڈوا آشرم سیلانی مبشروں کو بروقت ضرورت بنیاد بھی دیگا اور ضروری مدد بھی کریگا۔

سیلانی مبشروں کی رپورٹیں منگر ہم سیلانی مبشروں کی معرفت اُن کے پاس کھنڈوا آشرم کے قواعد وضوابط بھی پہنچا دینگے۔

مسیحی دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی سے ان سیلانی مبشروں کی بابت جہاں کہیں اور جب کبھی وہ ملیں ہمیں اطلاع دیتے رہیں۔

جن مسیحی دوستوں کو ہمارے کام سے دلچسپی ہو وہ بھی کھنڈوا آشرم کے قواعد وضوابط ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

ڈبلیو۔ اے۔ کاسو۔ سکریٹری کھنڈوا آشرم کمیٹی
اہانپور۔ بی۔ این۔ ریلوے
رائپور۔ سی۔ پی

شاعر بننے کی سہل ترکیب

ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ بعض اصحاب نے شاعر بننے کی یہ ناہموار گذار راہ اختیار کر رکھی ہے کہ وہ کسی مشہور یا غیر معروف شاعر کے کلام کو لیکر اپنے نام سے کسی اخبار میں شائع کرا کر شاعروں کی گروہ میں شمار کئے جانے کو شاعر بنا سمجھتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے کئی شاعر نور افشاں کو مل چکے ہیں۔ ایک شاعر کی شاعری کا پول اس نمبر میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ہم ایسے شعرا کو بتلا دینا چاہتے ہیں کہ حضرات شاعر بننے کا جو نسخہ آپ کام میں لاتے رہے ہیں وہ آپ کی شاعری کی تمنا کو کبھی پورا نہیں کر سکیگا۔ اُلٹی شرمندگی اور ندامت ہی پیدا کرتا رہیگا۔ اگر آپ حضرات کو شاعر بننے کا ایسا ہی خبط ستایا کرتا ہے تو بازار میں کسی کُتب فروش کی دوکان سے مشہور شعراء کے دیوان حسب ضرورت خرید کر اُن پر اپنے نام نامی اور اسم گرامی مع تخلص لکھکر اپنے پاس رکھ چھوڑیں۔ آئے گئے کو یہ کہکر دکھا دیا کہ یہ میرا دیوان ہے۔ کیا مجال کہ حضرت مولٰنا نصیر الدین صاحب تک نہ مان جائیں تو ہمیں کہہ دینا۔ شاعر بننے کا اس سے سہل طریق ہمیں یاد نہیں ہے۔

ایک نامعلوم چینی نے مسٹر نکمدائی ایک جاپانی خزانچی پر حملہ کر کے اُسے ہلاک کر دیا اور پانچ ہزار ڈالر کی تھیلی لے کر چلتا بنا۔

سیالکوٹ کنونشن

از ۲۳ ستمبر ۱۹۲۵ء ۸ بجے شام تا ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء شام۔

مضمون۔ کلیسیا خدا کا مقدس

مطالعہ بائبل۔ پولوس رسول کا خط افسیوں کو

کثرت کی زندگی ایمان اور صرف ایمان ہی کے ساتھ مانگنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ سب صاحبان جو رُوح سے معمور شدہ کلیسیا کی خواہش رکھتے ہیں۔ تشریف لائیں۔ اگر کوئی خاص بات دریافت کرنی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔

پتہ۔ سکریٹری سیالکوٹ کنونشن۔
امریکن مشن گوجرانوالہ۔ پنجاب۔

دادِ قابلیت

ریونٹ ڈیو سرگودھا چک نمبر ۸ کی حیرت انگیز ترقی جو ماسٹر حاکم الدین صاحب کے وسیلہ سے ہوئی ناظرین نور افشاں کی سمع نوازی کر چکی ہے۔ آج فدوی معزز ناظرین کو اس چک کے سکول کی ترقی کا راز بتاتا ہے۔ اور خاکسار مدرسین مشن کو ایک عمدہ نظیر کارآمد و مقلد بناتا ہے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر ماسٹر حاکم دین صاحب جو عرصہ ایک سال سے وہاں کی ہیڈ ماسٹری پر سرفراز ہوئے ہیں ان کے طفیل سے سکول پرائمری سے مڈل سکول بن گیا ہے اور کیوں نہ ہو بقول شاعر

وجودِ مردِ دانا مثال سیم و زر است
جا بیکہ میرود قدر و قیمتش دانند۔

تعلیم تو ٹریننگ کلاس تک ملی تھی۔ مگر استعداد و لیاقت جو مطالعہ سے حاصل کی ہے بمعنی دارد۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ یعنی پیر شو بیاموز

کے جملہ کوروزباں رکھتے ہیں۔

ادائیگی فرائض کے آپ ہر وقت پابند رہتے ہیں۔ اور گو کہتے ہیں گو تعلیم تو پرائمری تک ہے۔ مگر ٹریننگ میں طریقہ تعلیم کی جو واقفیت مجھے حاصل ہوئی۔ اس کی پابندی سے میں نے حتی الوسع گریز نہیں کیا۔

حقہ نوشی جیسی قبیح عادت ڈالنا اوصافِ معلمی کے خلافِ شان سمجھتے ہیں۔ اور اکثر ماتحت مدرسین کو نرمی و سنجیدگی سے اس کے نقصانات بتاتے اور ترک کرنے کی ترغیب دیا کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اگر مدرس کو حقہ نوشی کی عادت ہے تو طلباء کو اشیاء منشی کے ترک کرنے کی ہدایت کس منہ سے کریگے۔

ع۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

قہر و غضب کے خلاف طلباء سے شیریں زبانی ہمدردی اور مہربانی سے پیش آتے ہیں اور وہ سنگین الفاظ جو ہڈی گوشت کی بجائے طلباء کے ارواح پر بد اثر ڈالکر زخمی بنا دیتے ہیں۔ جو دیہاتی مدرسین کی خاص ملکیت میں آئے ہیں۔ آپ کے پاس قسم کھانے کو بھی نہیں۔

ناظرین کرام مندرجہ بالا سطور سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کسی کو بامرتبہ و باُرتبہ کرنا صرف تعلیم ہی کا کام نہیں بلکہ تجربہ بھی کچھ چیز ہے جس نے صاحب موصوف کو بامِ ترقی پر چڑھایا ہے اور آپ کو مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر بنایا ہے۔ خاکسار جناب کو مبارکباد کہتا ہے۔

احقر العباد بہادر چند از چک ۹۸ شمالی
علاقہ سرگودھا

کراچی ۵ جون کو شام کے تقریباً ۶ بجکر ۲ منٹ پر سولجر بازار میں دو فوجی سپاہی کتے مارنے کی غرض سے آئے جب ایک کتے کو انہوں نے گولی ماری تو ایک عورت کے بھی جو پاس ہی تھی زخم آیا اور خون بہنے لگا۔ عورت کو تھانہ میں پہنچایا گیا۔ پولیس ان فوجیوں کی تلاش میں ہے۔

کشتِ زعفران

ایک روز کا ذکر ہے کہ جعفر زٹلی کے ایک شاگرد نے مشاعرہ میں لفظ خشک کو بہ تشدید پڑھا حاضرین مجلس نے پھبتی اُڑائی جعفر زٹلی نے بات کو ٹالنے کے لئے فوراً یہ شعر پڑھا ؎

شکر للہ ایں چہ حکم شدہ
پسر من صاحبِ علم شدہ

جملہ حاضرین قہقہہ لگا کر ہنس پڑے

بعض اہلِ شریعت نے خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی کے جنازہ کو اُٹھانے سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ بزعم خود مرحوم کو ملحد سمجھتے تھے۔ بادشاہِ وقت نے اس امر کا ثبوت طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا دیوان منگایا جاوے۔ ہم اس کا الحاد ثابت کرسکتے ہیں۔ دیوان منگایا گیا۔ کھولتے ہی یہ شعر نکلا ؎

قدم دریغ مدار از جنازۂ حافظ
کہ گرچہ غرقِ گناہست میرود بہشت

سب نادم ہوئے۔

ایک دن نورجہاں بیگم کا قیمتی ہار چوری ہوگیا۔ بے حد تلاش کیگئی۔ کہیں سراغ نہ ملا۔ ایک شخص نے دیوان حافظ سے مشورہ لینے کی صلاح دی۔ رات کا وقت تھا جس کنیز نے ہار چرایا تھا وہی شمع لئے کھڑی تھی۔ دیوان کھولا گیا۔ یہ شعر نکلا ؎

بفروغِ چہرہ زلفت ہمہ شب زندہ دل
چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

زجر و توبیخ کے بعد کنیز نے چوری کا اعتراف کیا۔

نادر شاہ نے جب افغانوں کو پسپا کر کے عراق و فارس پر قبضہ کرلیا تو بغداد کی جانب رُخ کرنے کا ارادہ کیا۔ دیوان حافظ سے مشورہ لیاگیا تو یہ شعر نکلا ؎

عراق و فارس گرفتی بشعرِ خود حافظ
بیا کہ نوبتِ بغداد و وقتِ تبریز است

نصیر از کرنال

گندم نما جو فروش

(۱)

کئی سالوں کا ذکر ہے کہ میرے والد بزرگوار پیارے لال صاحب مرحوم کے ساتھ برائے تفریح کشمیر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم دورہ کرتے ہوئے سرینگر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر پناہ کے دروازے پر ایک بہت بڑا آہنی پنجرہ معلق ہے۔ جس کے اندر آگ مشتعل ہے۔ ایک شخص آہنی زنجیر سے بندھا ہوا اُس قفس آہنی میں لٹکا ہوا ہے اور آتش سوزاں سے جل بھُن کر کوئلہ ہوگیا ہے۔ اس کے جسم کا گوشت رفتہ رفتہ نیچے گر رہا ہے۔ چاروں طرف لوگوں کا ہجوم تھا جو مارے خوشی کے جامے میں پھولے نہ سماتے تھے بزرگوارم نے ایک تماش بین سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اس شخص کو ظالمانہ طریقے سے نقرۂ عذاب اتنا کس جرم پر بنایا ہے۔

(۲)

اس شخص نے فرمایا کہ ریاست کشمیر میں ایک موضع کے قریب ایک بہت وسیع مرغزار ہے جس کے اندر ہر قسم کے باردار درخت موجود ہیں۔ گلہائے بوقلموں و اثمار گوناگوں سے وہ باغ رشکِ روضۂ جناں ہے۔ چشمہ ہائے شیریں فیہا عین جاریہ کا مصداق ہیں اور تختہ ہائے گیاہ سبز فیہا سُرُرٌ مرفوعہ کی خبر دیتے

ہیں غرض سہ

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

یہ مرغزار لب سڑک واقع ہے۔ مسافروں کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ تھکے ماندے ابن السبیل اس جگہ آرام کرتے ہیں۔ انواع واقسام کے پھلوں کا لطف اُٹھاتے ہیں چشموں کے آبِ خنک سے پیاس بجھاتے ہیں سایہ دار درختوں کے تلے خوشگوار ہوا میں آرام کرتے ہیں۔ یہ باغ عرصہ دراز سے ایک فقیر کی تحویل میں تھا جو نہایت متقی پرہیزگار اور خدا پرست مشہور تھا۔ اس کے اتقا وزہد کی چاروں طرف دھاک تھی۔ لوگ جوق جوق آکر اس کے سلک ارادات میں منسلک ہوتے تھے۔ مرغزار کے عین وسط میں ایک حجرہ تھا جس میں وہ فقیر رہتا تھا۔ صدہا گائے لاتعداد بھینسیں اس فقیر کی ملکیت تھیں۔ جو مسافر اس باغ میں قیام پذیر ہوتا وہ فقیر دودھ۔ لسی مکھن وغیرہ سے اس کی مدارات کرتا رفتہ رفتہ اُس کی مہمان نوازی کا شہرہ تمام ریاست میں عام ہوگیا اور عوام الناس کی نظر میں اس کی وقعت بہت بڑھ گئی۔ غریب غربا اس کی فیاضی اور محبت کے گرویدہ تھے۔ امرا اور رؤسا اس کی بڑی توقیر کرتے تھے۔

(۳)

پنجاب کے ایک متمول ہندو مہاجن کے لڑکے کی شادی سری نگر میں قرار پائی۔ برات جموں کے راستے سے سرینگر پہنچی۔ نوشہ کے حقیقی بھائی نے کسی وجہ سے دوسری گاڑی میں آنا تھا۔ وہ دوسرے دن جموں پہنچا۔ رات ٹھہر کر سری نگر کی راہ لی۔ اُس کے پاس کچھ روپیہ اور زیورات تھے۔ سفر کرتا ہوا اس مرغزار میں پہنچا۔ ماندگی سے چکنا چور ہوگیا تھا۔ دل میں سوچا کہ یہ نہایت پرفضا مقام ہے۔ یہاں قدرے آرام کرنا چاہئے تازہ دم ہوکر ازسرِ نو سفر اختیار کرینگے۔ یہ فیصلہ کرکے اُس نے مال کی گٹھڑی سرہانے رکھی چشمے کا پانی پیا اور ایک درخت کے تلے لیٹ گیا۔ فقیر فوراً اُس کے پاس آیا۔

فقیر۔ بابا آپ مسافر معلوم ہوتے ہیں۔

مہاجن۔ سائیں صاحب آپ درست فرماتے ہیں۔ میں مسافر ہوں اپنے بھائی کی شادی کی تقریب پر آیا ہوں۔

فقیر۔ برات کہاں ہے۔

مہاجن۔ برات سری نگر پہنچ لی ہوگی۔ ایک کار ضروری کے باعث میں برات کی روانگی کے ایک دن بعد روانہ ہُوا تھا جموں میں سواری دستیاب نہیں ہوئی شادی میں ہنوز کچھ دن باقی ہیں میں پیدل ہی چل کھڑا ہُوا چنانچہ خوشگوار گھاٹیوں کی سیر کرتا ہُوا یہاں تک پہنچا ہوں۔ اس غیرت جنت مقام کو دیکھ کر سوچا کہ ذرا دم لینا چاہئے۔

فقیر۔ آپ کا گھر ہے۔ بے تکلف آرام کریں بلکہ آج یہیں رہیں کل صبح آپ کو رخصت کر دیا جاویگا تا آپ کو بخیریت سرینگر جو یہاں سے چند میل کے فاصلے پر ہے پہنچا دے۔

مہاجن۔ میں آپ کی نوازش کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا۔ مجھے سرینگر بہت جلد پہنچنا واجب ہے۔ کیونکہ میرے عزیز واقارب سخت مضطرب ہونگے۔

فقیر۔ اچھا بابا آپ کی مرضی۔ لیکن کرم از کرم میرے کلبۂ احزاں میں قدم رنجہ فرما کر کچھ دودھ پی لیں۔ یہ کہکے فقیر بصد اصرار اس مہاجن کو اپنی کوٹھڑی میں لیگیا اسباب کی گٹھڑی ایک طاق پر رکھدی اور اُسکو چارپائی پر بٹھا کر ایک پیالہ دودھ کا پلایا۔ دودھ پیتے ہی مہاجن پر غنودگی طاری ہوگئی اور وہ سوگیا۔

(۴)

سرینگر میں ایک بڑے متمول لالہ صاحب کے مکان پر برات کا قیام ہے۔ شادی کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ اہلِ برات کے چہرے خوشی سے شگفتہ ہو رہے ہیں۔ باجوں کی دلکش آواز سے ہر سو تماشائیوں کا جوش ہے۔ انواع واقسام کھانوں کا انتظام ہو رہا ہے۔ سب بشاش نظر آتے ہیں لیکن افسوس کہ نوشہ نہایت بے قرار ہے۔ اُس کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ چہرہ گلِ خزاں دیدہ کی طرح پژمردہ ہے وہ نہایت اضطراب وتشویش میں اپنے والد سے کہہ رہا ہے۔

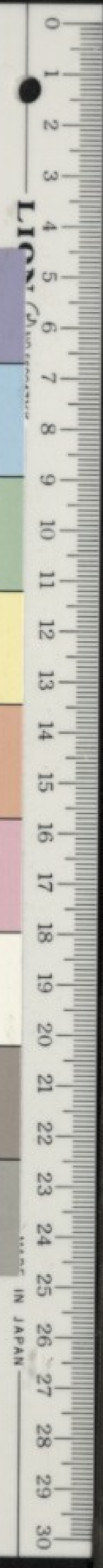
نوشہ۔ لالہ جی بھائی صاحب ابھی نہیں آئے۔

لالہ صاحب۔ بیٹا آجائینگے۔ کل شام تک انکو پہنچ جانا چاہئے تھا۔ ممکن ہے راستہ میں کہیں رہ گئے ہوں۔ یا گھر سے ایک دن بعد چلے ہوں۔ آج شام تک ضرور پہنچ جاوینگے۔

نوشہ۔ شادی کی تاریخ سر پر آگئی ہے۔ پرسوں پھیرے ہو جاوینگے۔ اگر بھائی صاحب نہ آئے تو شادی دیر لے جمی ہے۔ میں بھائی کی عدم موجودگی میں شادی کرانے پر ہرگز رضامند نہیں ہوں۔ لالہ صاحب بھی فکرمند ہوئے۔ فوراً گھر جوابی تار دیا۔

جواب آیا کہ نوشہ کا بڑا بھائی دوسرے دن روانہ ہو چکا ہے۔ لالہ جی نے نوشہ سے کہا کہ تار کا جواب آگیا ہے۔ اب یقین ہے کہ تمہارا بھائی آج شام تک آجائیگا۔ شام گذر گئی بلائے شب سر پر آکھڑی ہوئی۔ لالہ صاحب نے نوشہ کو تسلی دی کہ فکر کی بات نہیں ہے۔ کل صبح تمہارا بھائی ضرور آجائیگا۔ لالہ صاحب نے یہ کہہ تو دیا مگر ہر دو کی بیتابی کا یہ عالم تھا کہ رات کٹنی محال ہوگئی سہ

سعدیا نوبت امشب دہلِ صبح نکوفت



اگر صبح نباشد شب تنہائی را

آخر خدا خدا کر کے صبح نمودار ہوئی وہ نہ آیا۔ دوپہر گزر گئی۔ وہ نہ آیا۔ شام ہوئی اس کا کہیں پتہ نہیں۔ اب تو زمین پاؤں کے تلے سے نکل گئی۔ بزم شادی محفل عزا بن گئی۔ تاریخ ملتوی کی گئی۔ ریاستی پولیس میں رپورٹ ہوئی۔ کہ فلاں حلیہ کا فلاں شخص ریاست سے گم ہے۔ اس کا پتہ لگایا جاوے۔ اراکین ریاست نے اس معاملہ میں کما حقہٗ تحقیقات کی۔ لیکن اس حرمان نصیب کا کچھ سراغ نہ ملا۔ آخر عاجز آکر اس واقعہ کی خبر مہاراجہ کو کر دی گئی۔ مہاراجہ صاحب نے انسپکٹر جنرل صاحب پولیس لاہور کو ٹیلیگرام دیا کہ کسی ہوشیار پولیس کو برائے تفتیش مقرر فرمایا جاوے۔

(باقی باقی)

خبریں

۳۰ جون۔ تمام کیلیفورنیا میں آج شدید بھونچال آیا۔ شہر لاس رینجلز کو بہت صدمہ پہنچا لیکن بھونچال کا مرکز سانٹا باربرا کی سمندر کی طرف کی تفریح گاہ ہے۔ جہاں بڑی بڑی عمارتیں جن میں ہوٹل بھی شامل ہیں گر گئی ہیں اور پانی کے ذخیروں کے پھٹ جانے کی وجہ سے بازار میں سیلاب آگیا ہو بھونچال کے ساتھ بھاری لہریں اٹھیں۔ آتشزدگیاں ہوئیں۔ اور ۳۰ ہزار اشخاص خانماں برباد ہوگئے

(رینڈے مازم)

لنڈن ۲۹ جون مسٹر لفرٹل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے بیان کیا کہ لارڈ برکن ہیڈ اور لارڈ ریڈنگ کی بحث و تمحیص لازمی طور پر صیغہ راز میں رکھی گئی ہے جس فیصلہ پر وہ پہنچینگے اور وزارت جسے منظور کریگی تو لارڈ برکن ہیڈ ہوس آف لارڈز میں اسے تفصیلی طور پر بیان کرینگے۔ جب دفتر وزیر ہند کے متعلق ووٹ لیا جائیگا تو اس وقت ہوس آف کامنز کو اس پر بحث کرنے کا موقع ملجائیگا۔

مسٹر لفرٹل نے سوال کیا کہ آیا نائب وزیر ہند کلکتہ کے ایک اخبار میں شائع شدہ پیشینگوئی کی تردید کرنے کی پوزیشن میں ہیں؟ ارل ونٹرٹن نے جواب دیا۔ وہ جواب میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ وقت آنے پر اس گفت وشنید کے نتائج کے متعلق ایک بیان شائع کر دیا جائیگا۔

(ر)

دہلی ۳۰ جون ۷ بجے صبح۔ صبح سات بجے سے مسلح فوجی موٹریں معہ سوار پولیس کے بازاروں کا گشت لگا رہی ہیں۔ صدر تھانہ چاندنی چوک میں دو لاری موٹر اور ریزرو پولیس کا ایک مضبوط دستہ ہر وقت تیار ہے۔ ہر دوسرے گھنٹے یہ لاریاں اور دستہ بازاروں میں گشت لگاتا ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں پولیس کی چوکیاں قائم ہیں۔ اس طرح چار ہزار پولیس کے سپاہی ۴۳ چوکیوں میں تقسیم ہیں ریزرو پولیس اس کے علاوہ ہے۔ سوار پولیس کی تعداد سو بتائی جاتی ہے۔ فوج بھی بلائی گئی ہے۔ امید ہے کہ کل سے فوج اور رسالہ بھی چاندنی چوک۔ کھاری باولی اور قاضی حوض کے بازاروں میں گشت کریگا

(ر)

دہلی۔ صدر بازار کے جن پانچ مسلمانوں کی گرفتاری کے وارنٹ تھے۔ ان میں سے تین گرفتار ہو چکے ہیں۔ جنکی خبر کل درج کی جا چکی ہے۔ بقیہ دو کی نسبت جو کہ مفرور ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔

(ر)

یکم جولائی کو ۱۱ بجے کے قریب دہلی سے بذریعہ ٹیلیفون جو حالات معلوم کئے گئے وہ حسب ذیل ہیں:-

شہر میں اور چاندنی چوک میں ابھی ہندوؤں کی دکانیں عام طور پر بند ہیں۔ ابھی تک کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ ہندو لیڈر امن قائم رکھنے کیلئے زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ ۳۰ جون کو شہر میں دو مشین گنیں لائی گئی ہیں۔ قلعہ میں فوجی سپاہی بھی آگئے ہیں۔ اور کوئی گرفتاری وغیرہ نہیں ہوئی۔

یکم جولائی کو دیش بندھو داس کے شرادھ کی تقریب میں ایک شاندار جلوس نکلا۔ جس میں ہندو مسلم لیڈر شامل تھے۔ جلوس امن و امان سے گزر گیا

(ر)

دہلی پولیس کے سپاہی ان لوگوں سے جو لاٹھیاں لیکر نکلتے ہیں لاٹھیاں چھین لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات پولیس کے سپاہیوں کے پاس بہت سی لاٹھیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

(ر)

شانگھائی ۲۹ جون۔ ۲۳۴۴ سفید روسی رجن پر بولشویکوں کا اثر نہیں پڑا آج ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک چینی ملاحوں کی جگہ کام کرینگے اور باقی دخانی جہاز ایشیا کے چینی ملاحوں کی جگہ پر کرینگے۔

ٹرام گاڑیوں اور موٹروں پر پتھروں کی بارش ابھی جاری ہے۔ مسافروں اور ڈرائیوروں پر ضرر رساں آلات کی بوچھاڑ کی جاتی ہے۔ بہر صورت حالات نہایت تشویشناک ہے۔ طلباء بھاری تعداد میں بیان آرہے ہیں اور

فساد پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک برطانوی آبدوز کشتی یہاں پہنچ گئی ہے۔ برٹش قونصل متعینہ فوچو نے فوجی گورنر سے حفاظت کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ بحری تار گھر پر حملہ کی افواہ گرم ہے چینکنگ میں حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ ۲۰ جون رات کے وقت شہر کے تمام جاپانی باشندے تین دخانی جہازوں میں شہر کو چھوڑ کر چلدیئے۔

(ر)

ہانگ کانگ ۲۹ جون۔ برطانوی اور فرانسیسی جنرل قونصلوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر سوائے فرانسیسیوں اور انگریزوں کے تمام غیر ملکیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ شامین خالی کر دیں۔

(ر)

شانگھائی ۲۹ جون۔ نشواجیا نامی جہاز کے مسافروں میں سے ایک روسی عورت اور اس کے خاوند کو بولشویک ہونے کے شبہ میں گرفتار کر لیا گیا یہ جوڑا سوویٹ ایل سنڈیکیٹ کا چارج لینے کے لئے ہانگ کانگ جا رہا تھا۔ مگر ہانگ کانگ کی پولیس نے انہیں ساحل پر اترنے کی اجازت نہ دی اور انہیں شانگھائی واپس کر دیا۔ ان کے اسباب سے بولشویک لٹریچر بھی برآمد ہوا۔

(ر)

پیکن ۲۹ جون۔ حکومت چین کو برطانیہ کی طرف سے ایک زبردست یادداشت ارسال کی گئی ہے۔ جس میں ۱۳ جون کے حادثات کیانگ جنگ پر چینی پولیس اور فوج کے کوئی کارروائی نہ کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ اور جملہ نقصانات کی تلافی اور برطانوی جھنڈے کی تحقیر پر معافی کے مطالبہ کے حقوق کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

(ر)

لزبن ۲۹ جون۔ چین میں غیر ملکیوں کے خلاف سخت ایجیٹیشن ہونے کی وجہ سے پرتگال سے دو جنگی جہاز فوج اور دیگر سامان جنگ بحیثیت کمک بھیجے جا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ موزمبیک سے دیسی افواج کا ایک دستہ بھی ارسال کیا جائیگا۔

(ر)

لنڈن ۲۰ جون۔ معاملات مراکو پر بحث کرتے ہوئے ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ ٹینجیر رقمطراز ہے۔ کہ اس تجویز میں کہ فرانس ریفیوں کو مشروط آزادی دے دیگا۔ ۱۹۱۲ء کے عہدنامہ فرانس و سپین کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جس کی رو سے سلطان کو تمام مراکو کا حکمران مانا گیا تھا۔ لہذا عبد الکریم کو جو مشروط آزادی دی جائے گی۔ وہ اسی حالت میں ہوگی جب وہ سلطان کو تسلیم کرے گا۔ مگر عبد الکریم مشروط آزادی منظور کرنے کا نہیں۔ ریفیوں نے کبھی سلطان کے احکام کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی کبھی ریفیوں پر اپنی حکومت جمانے کی کوشش کی ہے۔

(ر)

موازنہ انجیل و قرآن

ناظرین کرام کو معلوم ہو کہ خواجہ صاحب کی یہ تازہ تصنیف پریس سے نکل آئی ہے۔ نہایت عالمانہ کتاب ہے۔ قرآن و انجیل کا درست اندازہ لگانے کا واحد ذریعہ ہے۔ شائقین جلد اس کی ایک ایک کاپی خرید لیں۔ ورنہ دوسری طبع کا انتظار کرنا پڑیگا۔ تھوڑی کاپیاں رہ گئی ہیں کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ ہے ضخامت ۱۱۶ صفحہ کی ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے۔ جو رلیجس ٹریکٹ سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے۔

اشتہار کتب

آئینہ دل۔ یہ بہت ہی مشہور کتاب ہے۔ اس میں دل کی ان تبدیلیوں اور اختلافات کا باتصویر حال درج ہے جو کہ انسانی دل کے خدا یا شیطان کے ماتحت ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں [illegible] کتاب ہے صفحہ ۳۰ - ۳ر

عجیب رویا۔ گذرے زمانہ کے لوگ عجیب و غریب قصے کہانیاں سنکر موجودہ پشت کی نسبت زیادہ اعتبار کر لیتے تھے۔ اس مضمون پر ایک پرسبق کہانی صفحہ ۱۶ - ۳ پائی

الغزالی۔ مسلمانوں کے ایک مشہور و معروف عالم و فاضل مسمی بہ امام غزالی کی تصانیف سے قاہرہ (مصر) کے پادری ایس۔ ایم زویمر صاحب فاضل عربی نے یہ دکھایا ہے کہ امام صاحب کی نگاہ میں مسیح کی کس قدر بڑی قدر و منزلت تھی۔ امام صاحب کی زندگی۔ تعلیمات۔ سیر و سیاحت دلی تبدیلی و گوشہ نشینی کے بیان کے بعد آپ کی صوفی حیثیت پیش کی ہے۔ اور پھر ان کی تصنیفات میں سیدنا مسیح کا درجہ دکھایا ہے۔ مع تصاویر۔ صفحہ ۲۷۲ - عہ ر

المغنیہ۔ دو سوداگروں شکر اور مقو کے پرلطف حالات اور ایک گانے والی لڑکی کا بیان۔ صفحہ ۲۰ - ۳ پائی۔

القاب مسیحی منظوم مصنفہ پادری بے۔ بے کرکس صاحب۔ یعنی کلام الہی میں ایک مسیحی کو کن کن ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ ان کا بیان نظم میں۔ صفحہ ۱۹ قیمت ۳ پائی۔

پتہ:۔ سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور



اور اُن کی تعلیمی مشکلات کو بوجہ احسن حل کر دیتا ہے اور ہر وقت بڑی محبت اور دل ہمدردی سے اُن کی رہنمائی کرتا ہے۔

(۳) رہایش اور خوراک کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ وبالا ہے۔ جنرل ٹیبل اور میٹرن ٹیبل کے متعلق جو جو انتظامات خوراک کے گئے ہیں وہ نہایت ہی اعلیٰ اور قابلِ قدر و توصیف ہیں۔ کہ جن سے کُل طلبہ بدرجہ غایت خورسند ہیں۔

(۴) بہ لحاظ صحت سکول عمدہ مقام پر واقع ہے اور سکول کی طرف سے مختلف کھیلوں کا نہایت ہی عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔

بحالت بیماری طلبہ کی بڑی سے بڑی خبر گیری کی جاتی ہے۔ اور تیمارداری اور علاج میں کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ عموماً گھروں میں بھی ایسی احتیاط اور خبرگیری نہیں ہوتی۔ طلبہ اس سکول کو کمال محبت کی نظر سے دیکھتے اور اُس کو اپنا ہی گھر تصور کرتے ہیں۔

(۵) دنیوی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم بھی نہایت توجہ اور کوشش سے دی جاتی ہے۔ تاکہ مسیحی روحِ بچپن ہی میں دیندار بنیں۔

(۶) اس سکول کی جدید بلڈنگ نہایت ہی وسیع پیمانے پر بصرف زرِ خطیر جلد تیار ہونے والی ہے جس کے لئے منجانب مشن کا یقینی انتظام ہو چکا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہم مسیحی والدین سے بڑے زور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے عزیز بچوں کو اس سکول میں بغرضِ تعلیم جلد داخل کرائیں اور اس سکول سے عدیم النظیر فوائد حاصل کریں۔ ہمیں امید واثق ہے اور یقین کامل ہے کہ مسیحی والدین اپنے بچوں کی تعلیم سے غافل نہ رہینگے اور اس اعلےٰ سکول میں اپنے بچوں کو ضرور بالضرور داخل کرائینگے

حشمت

چھپا ہُوا خزانہ

یہ عربی لفظ ہے۔ اس لئے لغوی معنے گودام کے ہیں جس میں نقد روپیہ رہتا ہے۔ دنیا کے لوگ اس خزانے کی فراہمی کے لئے لاکھوں دھوکہ بازیاں اور داؤ پیچ کرتے ہیں اور اپنی شبانہ کوششوں سے اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر یہ چند روزہ دولت ہے۔ یہ کسی گھر میں قیام پذیر نہیں ہوتی اور اس کو ہر وقت چوری کا کھٹکا ہے۔ مگر جس خزانے کا ذکر متی کی انجیل ۱۳: ۴۴ میں ملتا ہے۔ اُس کو چوروں کا خطرہ نہیں۔ وہ ہمیشہ ہر ایک کے پاس ہر حال میں موجود رہتا ہے۔ اور ہر ایک کی قربت میں رہنا چاہتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ دنیاوی دھوکہ بازیوں اور مکر و فریب سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ تھوڑی ہی محنت کے بعد حاصل ہو جاتا ہے اس کے حاصل کرنے کی آسان ترکیب اعمال ۲: ۴۴ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے وارث بجز مرد ماں بچے اور عورتیں بھی ہو سکتی ہیں وہ ہر ایک امیر و کبیر غریب غربا کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اس کا خزانچی نہایت سلیم الطبع اور حلیم المزاج ہے۔ وہ بآوازِ بلند متانت اور سنجیدگی سے ہر مرد و زن اور بچہ کو اس کا وارث ہونے کے لئے بُلاتا ہے۔ اس نے پہلے غریبوں کو غیبی اور پوشیدہ خزانہ بتایا اور اس کے حاصل کرنے کی آسان ترکیب بتائی جو اعمال ۲: ۳۸ میں ملتی ہے یعنی توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم (خزانہ) یعنی روح القدس کو انعام میں پاؤگے۔ یہ اُس کا ایک چھوٹا سا نشان ہے۔ بہتوں نے اپنی جائدادیں بیچ کر اس کو پایا۔ عید پنتیکوست کے وقت اس خزانہ یابی پر شاگردوں نے اِس سے بہت لین دین شروع کیا اور چند روز کے لین دین سے بیانچہزار کا نفع اُٹھایا اور اس نفع کی تجارتی زیادتی سے آج ہندوستان اور دیگر ممالک میں بہت نفع اُٹھایا جا رہا ہے۔ اس خزانے کا خزانچی اپنے مخالفوں کو بھی جو اپنی دولت و ثروت پر بھروسہ رکھتے ہیں بلاتا ہے چنانچہ ایک آدمی جو اس کا سخت دشمن تھا۔ اس کے بُلانے کی ترکیب ناظرین اکرام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ وہ رومی آدمی تھا۔ اور رومی صوبہ کلکیہ کے دارالخلافہ ترسس میں پیدا ہُوا۔ اس کا خاندان اونچا اور آسودہ حال تھا۔ شاید آپ کو اُس کا نام یاد ہو گا۔ اس کے پیدایشی نام دو تھے۔ ساؤل اور پولس۔ ساؤل کے لفظی معنے مانگا ہُوا۔ اور پولس رومی معنے چھوٹا۔ یہ مذہبی عقائد کے موافق ایک کٹر فریسی تھا۔ غالباً وہ شادی شدہ تھا۔ مگر اُس کی بیوی مر گئی تھی۔ چونکہ وہ ایک کٹر فریسی تھا۔ اس لئے مسیح کے طریق کو ایک بدعت اور کفر سمجھتا تھا۔ اس بدعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے بڑی غیرت سے مسیحیوں کو ستاتا تھا اس فریسی پن نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ اس کی عقل تاریک ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ شریعت کے رسم و رواج اور مسیحانہ پیشینگوئیوں کے صحیح معنے نہ سمجھتا تھا۔ جس وجہ وہ اس خزانچی کو حقیر سمجھتا تھا۔ ہاں اُس کو بھی اُس خزانے کی ضرورت پڑی۔ دمشق کے راہ پر خداوند کے ظہور میں اُس نے بیبلی بلاہٹ کی آواز سُنی۔ اور اُس بے شمار خزانے اور اُس کے خزانچی کو دیکھ کر اندھا ہو گیا۔ وہ اس کو حلیم اور خاکسار حلیہ نورانی آواز سے کہتا ہے۔

اے متوالے کس خواب خرگوش میں مدہوش پڑا ہے۔ اے شاؤل اے شاؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے۔ مگر شاؤل کہتا ہے کہ اے خداوند تو کون ہے۔ گو اس کو معلوم تھا کہ یہ وہی

خزانچی ہے مگر صرف شک و شبہ کے رفع کرنے کے لئے پوچھتا ہے۔ وہ بولا کہ مرد غمناک ہوں۔ میں تیرے لئے اور دنیا کے لئے گھائل ہوا۔ تو کیوں میرے زخموں اور غموں کو بڑھاتا ہے۔ اب تو کامل طور پر شاؤل پر آشکارا ہوگیا کہ یہ تمام گنجوں کا مالک و مختار ہے جس کو میں ستاتا ہوں۔ اب اس کے دل میں سخت غم توبہ اور لاچاری کا احساس پیدا ہوا۔ اُس نے خلوت میں خزانہ کو پایا اور اس خلوت میں ہو کر اُس نے اُس کے خون آلودہ چہرے کو دیکھا اور اُس خون میں اپنے گناہوں کو دھو کر معافی حاصل کی۔ ضرور تھا کہ وہ اندھے پن کی خلوت ہی میں دیکھے اور آواز سُنے اور اُس خزانے کی چابیوں کو حاصل کرے۔ جب اُسکو مل گئیں تو اُس نے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا۔ اور سب کچھ بیچ کر اُس کو مول لے لیا۔ اب وہ خوب لین دین کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس نے تجارت کے دریا بہا دئیے۔ وہ مختلف شہروں میں جاتا تھا اور خیمہ دوزی کرتا تھا اور مسیح کے امن عاطفت میں رہ کر تعلیم دیتا۔ یہی اُس کا کام عظیم تھا۔ اس کا دل زمانے کی نیرنگیوں سے بالکل سرد ہوگیا تھا۔ اب اس خزانچی کی خدمت اُس کا پیشہ ہے۔ عزیز برادران اب تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ چھپا ہوا خزانہ کیا ہے۔ وہ انجیل اور اس کی منادی کرنا تھا جس کا خزانچی ہمارا خداوند یسوع مسیح خود ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے دنیا کی نعمتوں کی پرواہ نہ کرو اور اپنے دنیاوی حقوق کو مسیح کی محبت پر قربان کر دو وہ لمبے ہاتھوں سے سخاوت کرتا ہے۔ وہ بآواز بلند کہتا ہے مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ سو ہم سب اُس پوشیدہ خزانے کے مالک و طالب ہوں اور اُس کو حاصل کر کے مانند پولوس پولوس رسول اس کے جلال کا اظہار کریں۔ جیسا وہ قرنتی ۲:۲ آیت میں کہتا ہے کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانونگا۔

اللہ دتا۔ گھٹیالوی

اشتہار

پنجاب سنڈے سکول یونین کا امتحان ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء کو ہوگا۔ سوالات چھ ماہ کے امریکن اسباق پر پوچھے جائینگے۔ یعنے جنوری ۱۹۲۵ء تک یونین کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب کے جملہ سنڈے سکول اس امتحان میں شامل ہوں۔ کامیاب طلبا کو خوبصورت سندیں عطا کی جائینگی اور جو طلبا اول ہوں۔ اُن کو میڈل اور نئے عہدنامے اور بائبلیں انعام دی جائینگی۔ قوانین امتحان اور پرچہ سوالات کے لئے مشتہر کو فوراً رقم کیجئے۔

مسٹر فضل الٰہی بی۔ اے سکریٹری امتحان

مشن سکول جہلم

ضرورت

سی۔ ایم۔ ایس۔ اے۔ وی مڈل سکول سکندرہ آگرہ کے لئے جولائی پہلی تاریخ سے دو مسیحی اُستادوں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم میٹرک پاس یا ایس۔ ایل سی ہوں اور امتیازی طور سے ٹرینڈ ہوں تنخواہ ۵۰ روپیہ سے ۶۰ روپیہ تک موافق تجربہ ملیگی امیدوار اپنی درخواستیں معہ اسناد اور چالچلن کی تصدیق کے پرنسپل سکول مذکورہ بالا کو روانہ کرنا چاہئے۔

المشتہر

این۔ ڈبلیو۔ ہملٹن

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے صرف لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُن کی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ۱۲؍ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام کے چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکشا ۱۰ سے ۴ تک گردکو تول ۱۲ سے ۵ تک مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا نجند صاحب پرو پرائٹر چھپا۔